قارئین بنام مدیر

* تھائی لینڈ کی مظلوم مسلمان اقلیت
* علمائے سلف اور ان کی معاش
* شستی مطالبات
* حضرت علی اور فن سپہ گری
* ڈاکٹر حمید اللہ کا مکتوب گرامی

افکار و تاثرات

تھائی لینڈ کی مظلوم مسلمان اقلیت ویسے تو اسلام دشمن عناصر کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کو کسی نہ کسی طریقہ سے کفر و الحاد میں جھونک دیا جائے مگر ع

وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے

جنوبی تھائی لینڈ ضلع پتانی کے تحصیلدار مسمی جناب تھکنگ سک پتنو THAKING SAK PATHNO نے مقامی سکولوں کو احکامات جاری کئے ہیں کہ تمام طلبار اپنے اسلامی نام بدل کر غیر مسلم رکھ لیں تاکہ انہیں لکھنے میں آسانی ہو۔ جو آدمی اپنا نام بدلے گا اس سے نام بدلنے کی فیس نہیں لی جائے گی۔ تجربے کے طور پر ۱۲ مارچ ۱۹۸۵ء کو ضلع کے صرف ۹ سکولوں کو ایسے احکامات جاری کئے گئے تاکہ اندازہ لگایا جائے کہ مسلمانوں کا اس کے خلاف ردِ عمل ظاہر ہوتا ہے یا نہیں۔ پس حکومت نے تجربہ کے طور پر جن سکولوں کو مذکورہ احکامات جاری کئے تھے ان میں ہزاروں طلبار نے اپنے اسلامی نام بدل کر غیر مسلم نام رکھ لئے۔

پھر تحصیل سائے بوری کے تحصیلدار مسمی جناب پراسنگ پونگ سک (PARASUNG PONGSAK) نے حکم نامہ نمبر (ST.1438-07/022) کے ذریعہ تمام سکولوں کو حکم دے دیا کہ ۱۹۸۷ء میں تھائی لینڈ کے بادشاہ کے یوم پیدائش کا ساٹھواں سالگرہ منایا جائے گا جس میں ملک و ملت اور بادشاہ کی خوشحالی کے لئے دعائیں مانگی جائیں گی اور ایک قومی دن منایا جائے گا۔ لہٰذا ہر سکول میں گوتم بدھ کا ایک مجسمہ نصب کیا جائے تاکہ یوم جشن کے موقع پر رسمی عبادت بھی کی جا سکے۔ پس جن سکولوں میں بت نہیں ہے وہ ۱۲ اپریل ۱۹۸۵ء تک حاصل کرنے کے لئے حکومت سے رجوع کریں۔ بتوں کی تقسیم کے لئے بیس دن مہلت دی گئی ہے۔

یاد رہے کہ ان سکولوں میں ۹۰ فیصد طلبار مسلمان ہیں مگر پھر بھی ان سکولوں میں بت نصب کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں جس میں مسلمانوں کی دل آزاری کے سوا کچھ حاصل نہیں۔ اور مسلمان بچوں کو بت پرستی پر مجبور کرنے کی ایک مذموم کوشش ہے۔ ۱۰ جون ۱۹۸۵ء کو بنکاک پوسٹ (BANGKOK POST) اخبار میں شائع شدہ

سورین پیسوان (DR. SOREEN PESWAN) نے اعلان کیا کہ جنوبی تھائی لینڈ میں سری نکرین ویروٹ یونیورسٹی (UNIVERSITY SERINAKREN WERDT) میں برائے ترقی حفظان صحت اطفال جنوبی تھائی لینڈ کے لئے تحریک چلائی جائے گی جس میں شرکت کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ مسلمان باشندوں کو دعوت دی گئی تھی۔ بعد میں شرکت کرنے والوں نے انکشاف کیا کہ تدارک اولاد کا عمل تیز تر کرنے کے لئے اور عوام میں تدارک اولاد کا عمل مقبول بنانے کے لئے یہ تحریک چلائی جا رہی ہے جس کا ہدف صرف مسلمان آبادی ہے کیونکہ تا حال تدارک اولاد پر مسلمانوں نے کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ اور حکومت فکر مند ہے کہ اگر مسلمانوں نے تدارک اولاد میں عملاً حصہ نہ لیا تو مسلمانوں کا تناسب .... بہ ونسک کافی بڑھ جائے گا۔ مسلمانوں میں کرائے کے مفتی اور علماء چن لئے گئے ہیں تاکہ وہ فتووں، تقریروں اور مضامین کے ذریعے مسلمانوں کو تدارک اولاد پر مائل کرنے کی کوشش کریں۔

بعد ازاں نائب وزیر تعلیم جناب سمپن تونگ سمک (SAMPAN THONG SAMAK) نے بلا استثناء حکم جاری کیا کہ پوری سلطنت میں ہر سکول میں گوتم بدھ کا مجسمہ نصب کریں اور طلباء میں بت کے عبادت کرنے کا طریقہ راسخ کریں تاکہ بادشاہ کے یوم پیدائش کے ۶۰ واں سالگرہ منانے تک تمام طلباء عبادت کے عادی ہو چکے ہوں۔ جو ۱۹۸۷ء میں منایا جائے گا۔ اس حکم نامہ میں بھی ہر ایسے علاقے کا لحاظ نہیں رکھا گیا۔ جہاں سکولوں میں مسلمان طلباء کا تناسب ۹۰٪ فیصد سے بھی زیادہ ہے۔

بعد ازاں حکومت کو مسلمانوں کی بے حسی معلوم ہو چکی ہے۔ لہٰذا وقفہ وقفہ سے احکامات جاری کئے جاتے ہیں جو اسلامی شعار سے ٹکراتے ہیں۔ ابھی ابھی جنوبی تھائی لینڈ میں ناموں کے بدلنے کی تحریک اٹھی اور اس کے فوراً بعد وہاں کے جاوی زبان کا رسم الخط بدلنے کی کوشش بھی شروع کی گئی ہے جس کی وجہ سے مسلمان ان پڑھ ہو کر رہ جائیں گے جنہوں نے صرف جاوی زبان لکھنی پڑھنی سیکھی ہے۔ اور اس طرح ان پر ایک اجنبی زبان مسلط کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

درج بالا تمام احکامات دستور کی دفعہ ۲۵ کی صریح خلاف ورزی ہے۔

جس میں واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ ہر مذہب کے پیرو کو ان کی مذہبی رسومات اور مذہبی شعار اپنانے کی کھلم کھلا اجازت ہوگی۔ دفعہ ۲۵ میں مذہبی آزادی کی ضمانت دی گئی ہے۔

جنوبی تھائی لینڈ کے ضلع نراتیوات (NARATHIWAT) کے سابق ممبر صوبائی اسمبلی جناب وچرا مورو بت (WACHRA MORO BUT) نے تھائی مسلم تکسین ایسوسی ایشن SOUTH MOSLIM TAKSEEN - ASSOCIATION) احتجاج کرنے کے لئے سفارشات کی ہیں۔ احتجاج کا پہلا مراسلہ وزیر اعظم تھائی لینڈ پریم تن سُلانن کو یادداشت کے طور پر دیا گیا ہے۔

۱۴ جون ۱۹۸۵ء کو ڈیلی نیوز (DAILY NEWS) اخبار میں شہ سرخی سے یہ خبر شائع ہوئی کہ ہر سکول میں